محمد طاہر عبدالرزاق

نالائق کہیں کا..........!!!

مرزا قادیانی کی تصویر دیکھی۔۔۔۔تو آنکھوں نے احتجاج کیا۔ کردار دیکھا۔۔۔۔تو تصور میں لوٹا گھوم گیا۔۔۔۔ تحریر پڑھی۔۔۔۔تو متلی ہونے لگی۔۔۔۔ زبان سنی۔۔۔۔تو بدبو کے بھبھوکے پھیل گئے۔۔۔۔ یادداشت دیکھی۔۔۔تو پاگل خانے کی مخلوق یاد آنے لگی۔۔۔۔ معاملات دیکھے۔۔۔۔تو بنارسی ٹھگ یاد آ گئے۔۔۔۔ اخلاق دیکھا۔۔۔تو اس کی زندگی کی لغت میں یہ لفظ ہی نہیں تھا۔۔۔

لیکن مجھے مرزا قادیانی کا خط (Hand writing) دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ مجھے اس بات کا شدید تجسس تھا۔۔۔کہ میں مرزا قادیانی کا خط دیکھوں۔ میرا یہ شوق جلد ہی اپنی منزل پر جا پہنچا۔۔۔اور مجھے مرزا قادیانی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط مل گئے جو اس نے اپنے چیلے محمد علی لاہوری کو لکھے تھے۔۔۔۔۔ یہ تمام خطوط ''مجاہد کبیر'' جو محمد علی لاہوری مرتد کی سوانح حیات ہے میں درج ہیں۔۔۔خط کا ہر ہر لفظ الجھن اور ہر ہر سطر مصیبت ہے۔ لفظوں کی ساخت آنکھوں کی ورزش ہے۔۔۔تحریر میں ایسے ایسے بیل بوٹے بنے ہیں۔ کہ میں کوشش کے باوجود کسی بھی خط کی ایک سطر بھی مکمل طور پر نہ پڑھ سکا۔ طرز تحریر (خط) دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی کیڑے کو سیاہی میں بھگو کر کاغذ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

آپ اپنی آنکھوں اور دماغ کو تازہ کیجئے۔۔۔اور مرزا قادیانی کے خطوط پڑھنے کے لئے تیار ہو جائیے۔۔۔ لیجئے مرزا قادیانی کے خطوط آپ کے سامنے پیش ہیں۔

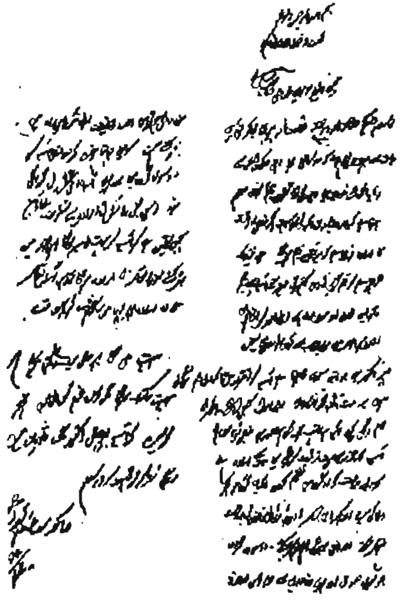

کیوں جناب! کیسا مزہ آیا۔ خطوط پڑھنے کے بعد طبیعت تو ہلکی پھلکی اور تر و تازہ ہو گئی۔ قادیانیو! تم سب اسی طرح لکھا کرو۔۔۔۔ اپنے بچوں کو بھی اسی طرح لکھنے کا حکم دو۔ خط نستعلیق اور خط کوفی کی طرح تم بھی اس خط کو ''خط قادیانیت'' قرار دو۔۔۔ اور اپنی تمام کتابیں بھی اسی خط میں شائع کرو۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ قادیانی پاگل خانے پہنچ سکیں۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں مدرسہ میں کان پکڑوا کر جوتے مارے جاتے تھے۔۔۔۔۔ اور ساری کلاس قہقہے لگایا کرتی تھی۔۔۔۔۔ مرزا قادیانی کے خطوط پڑھنے کے بعد یہ عقدہ بھی حل ہو گیا۔۔۔۔ کہ ماسٹر صاحب کان پکڑوا کر جوتے کیوں لگاتے تھے۔۔۔۔ اور مرزا قادیانی مختاری کے امتحان میں فیل کیوں ہوا تھا؟ خطوط پڑھنے کے بعد یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ مرزا قادیانی کی دیگر نشانیوں کی طرح اس کا خط بھی اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

ہت تیرے کی.......... نالائق کہیں کا..........!!!